بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان ہمیشہ رحم فرمانے والا ہے۔

سلام

اسلامیات

خصوصی اِشاعت

۳

رہنمائے اساتذہ

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس، یونیورسٹی آف اوکسفرڈ کا ایک شعبہ ہے۔
یہ دنیا بھر میں بذریعۂ اشاعت تحقیق، علم وفضیلت اور تعلیم میں اعلیٰ معیار کے مقاصد کے فروغ میں
یونیورسٹی کی معاونت کرتا ہے۔ Oxford برطانیہ اور چند دیگر ممالک میں
اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کا رجسٹرڈ ٹریڈ مارک ہے

پاکستان میں اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس
نمبر ۳۸، سیکٹر ۱۵، کورنگی انڈسٹریل ایریا،
پی۔او بکس ۸۲۱۴، کراچی۔ ۷۴۹۰۰، پاکستان
نے شائع کی

©اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس ۲۰۲۴ء

مصنّف کے اخلاقی حقوق پر زور دیا گیا ہے

پہلی اشاعت ۲۰۱۳ء
خصوصی اشاعت ۲۰۲۴ء

جملہ حقوق محفوظ ہیں۔ اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کی پیشگی تحریری اجازت، یا جس طرح
واضح طور پر قانون اجازت دیتا ہے، لائسنس، یا ادارہ برائے ریپروگرافکس حقوق
کے ساتھ طے ہونے والی مناسب شرائط کے بغیر اس کتاب کے کسی حصّے کی نقل،
کسی قسم کی ذخیرہ کاری جہاں سے اسے دوبارہ حاصل کیا جاسکتا ہو یا کسی بھی شکل میں اور
کسی بھی ذریعے سے اس کی ترسیل نہیں کی جاسکتی۔ مندرجہ بالا صورتوں کے علاوہ دوبارہ اشاعت
کے واسطے معلومات حاصل کرنے کے لیے اوکسفرڈ یونیورسٹی پریس کے شعبۂ حقوقِ اشاعت
سے مندرجہ بالا پتے پر رجوع کریں

آپ اس کتاب کی تقسیم کسی دوسری شکل میں نہیں کریں گے
اور کسی دوسرے حاصل کرنے والے پر بھی لازماً یہی شرط عائد کریں گے

ISBN 9780190707460

نوری نستعلیق فونٹ میں کمپوز ہوئی

اظہارِ تشکّر
تصنیف: ناظمہ رحمٰن

تعارف

السّلامُ علیکمُ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

اسلام ایک دینِ عمل ہے۔ اسے صرف زبانی کلامی حد سے باہر نکال کر عملی صُورت میں اپنی زندگی کے ہر شعبے میں رواں دواں نظر آنا چاہیے۔ یہی وجہ ہے کہ سَلام اسلامیات سلسلے کا ایک مقصد اسلام جیسے پیارے دین کو اس انداز میں پیش کرنا ہے جس سے نئی نسلیں اس دین کی روح، حُسن اور گہرائی کو سمجھیں اور اس کی تعلیمات اپنے اندر اُتار لیں کہ ان کی چال ڈھال، گفتار اور اُٹھنے بیٹھنے میں اسلامی تعلیمات کی جھلک نظر آئے۔

اس ضمن میں اساتذۂ کرام کا کردار بہت اہم ہے کہ وہ ننھے بچّوں تک اس جذبے کو منتقل کریں تاکہ آج کا یہ بچّہ اپنی جڑوں میں اسلام کے رچاؤ کو لے کر آگے بڑھے اور اچّھا انسان اور مسلمان بن جائے۔ دین سے محبّت اور اس میں دل چسپی ہی نئے دریچے کھولنے میں ہماری مددگار ثابت ہوگی۔

سَلام اسلامیات کی خصوصی اشاعت نئے قومی نصاب کے مطابق مرتّب کی گئی ہے۔ اساتذۂ کرام سے گزارش ہے کہ وہ تدریس سے قبل کتاب کا گہرائی سے مطالعہ کریں اور اپنی فہم و فراست اور تجربے کی روشنی میں اسے مزید کارآمد بنانے کی کوشش کریں۔ ہمیں امید ہے کہ اساتذۂ کرام اس مضمون کی اہمیت اور افادیت کو ملحوظ رکھتے ہوئے سَلام اسلامیات کی تدریس کو دل چسپ اور پُر اثر بنا کر دکھائیں گے۔

حتیٰ الوسع کوشش کی گئی ہے کہ ''سَلام اسلامیات'' سلسلے کی ہر کتاب کو بہتر سے بہتر بنایا جائے تاہم قارئین کو اگر کسی قسم کی خامی محسوس ہو تو برائے مہربانی ہمیں مطلع فرمایئے تاکہ اصلاح کے حوالے سے ضروری اقدامات کیے جاسکیں۔

فہرست

باب اوّل: قرآن مجید و حدیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

○ ناظرہ قرآن مجید ۱

○ حفظِ قرآن مجید ۱

○ حفظ و ترجمہ ۲

○ احادیثِ نبوی صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ۲

○ دُعائیں (زبانی) ۲

باب دوم: ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

○ توحید کا تعارف ۳

○ نبوّت و رسالت ۵

(ب) عبادات

○ کلمۂ شہادت ۷

○ اذان ۸

○ وضو ۱۰

○ نماز ۱۱

○ قبلہ ومسجد ۱۳

باب سوم: سیرتِ طیّبہ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

○ حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ (قبل از بعثت) ۱۶

○ حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی صداقت و امانت اور حُسنِ معاملات ۱۸

○ حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَىٰ آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی رواداری اور صبر وتحمل ۲۱

باب چہارم: اخلاق و آداب

○ سچ کی اہمیت ۲۳

○ گفت گو کے آداب ۲۵

باب پنجم: حُسنِ معاملات و معاشرت

○ باہمی تعلقات ۲۷

باب ششم: ہدایت کے سرچشمے اورمشاہیرِ اسلام

○ حضرت آدم علیہ السّلام ۳۰

○ حضرت نوح علیہ السّلام ۳۱

○ خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳۳

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

○ صحت وتن درستی ۳۶

ناظرہ قرآن مجید

تعلیمی سال کے ابتدا میں حُروفِ تہجّی، مخارج اور اصولِ تجوید کا اعادہ کرائیے تاکہ طلبہ دورانِ ناظرہ بہتر انداز میں تلاوتِ قرآن کرسکیں۔ اس مقصد کے لیے سلام اسلامیات (جماعت اوّل) کی درسی کتاب اور رہنمائے اساتذہ سے مدد لی جاسکتی ہے۔
اعادہ کرانے کے بعد ناظرہ قرآن مجید کی ابتدا کرائیے۔ جماعت سوم میں ناظرہ کے لیے چھے پارے (پارہ ۳ تا پارہ ۸) شامل ہیں۔

> نوٹ: بہتر ہوگا کہ باب اوّل کی پورا سال تدریس کے لیے الگ پیریڈ رکھا جائے تاہم اگر ایسا ممکن نہ ہو تو اسلامیات کے ہر پیریڈ میں دس سے پندرہ منٹ اس کے لیے مختص کیجیے۔

کوشش کیجیے کہ طلبہ کم از کم چھے آیات کی تلاوت روزانہ کریں۔ اسکول میں پڑھایا جانے والا ناظرہ گھر میں دُہرانے کی ہدایت بھی دیجیے تاکہ طلبہ کی تلاوت میں روانی پیدا ہو۔

حفظِ قرآن مجید

جماعت اوّل اور دوم میں طلبہ سورۃ الفاتحہ اور سورۃ الکوثر حفظ کر چکے ہیں، ان کی دُہرائی کرائیے۔ اس مقصد کے لیے ایک دن مقرّر کیجیے۔ مخارج اور تلفّظ کی درستی کو یقینی بنائیے۔سورۃ النصر حفظ کرانے کے لیے طلبہ کو اس کی گردان کرائیے۔ کم از کم تین دن تک یہ سلسلہ جاری رکھیے اور کوشش کیجیے کہ تمام طلبہ کمرۂ جماعت میں اس کی تلاوت کریں۔
حفظ کی ابتدا کرانے سے پہلے سورۃ کا مفہوم اور شانِ نزول مختصراً بیان کیجیے تاکہ طلبہ میں ذہنی آمادگی اور دل چسپی پیدا ہو سکے۔
طلبہ کو بتائیے کہ سورۃ النصر قرآن مجید کی ۱۱۰ ویں سورۃ ہے۔ یہ مدینہ منوّرہ میں نازل ہوئی اس لیے ''مدنی سورۃ'' کہلاتی ہے۔سورۃ کا نام اس کی پہلی آیت سے لیا گیا ہے، جس کے معانی ''کامیابی'' کے ہیں۔ اس سورۃ کا ایک اور نام ''اذاجاءَ'' بھی ہے۔ اس سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو تین خوش خبریاں دی ہیں، جن میں فتحِ مکّہ بھی شامل ہے۔

حفظ و ترجمہ

پہلے کلمے ''اللہ اکبر'' کو سبق ''توحید کا تعارف'' کے ساتھ پڑھوایئے۔ اس سے طلبہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور اللہ تعالیٰ کی عظمت و کبریائی کے کلمے ''اللہ اکبر'' سے تعلق جوڑ سکیں گے۔ ترجمہ بھی ساتھ ہی بتایئے۔ سلام اسلامیات (جماعت سوم) صفحہ ۳ پر موجود متعلقہ مواد پڑھ کر سنایئے اور اچھی طرح سمجھایئے۔ طلبہ کو بتایئے کہ ان کلمات کو بطور دُعا پڑھا جاتا ہے، مثلاً اونچائی چڑھتے ہوئے جیسا کہ سیڑھیاں وغیرہ۔

طلبہ کو بتایئے کہ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ سے بخشش طلب کرتے رہنا چاہیے۔ اور اس کا مختصر ترین طریقہ ''استغفر اللہ'' کہنا ہے۔ اگر کوئی غلطی، گناہ یا خطا سرزد ہو جائے تو بھی استغفار کے ذریعے اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا چاہیے۔ طلبہ کو استغفار کے معانی سمجھایئے اور ترجمے کے ساتھ گردان کرایئے۔

اس طرح طلبہ کو ''جزاک اللہ خیرا'' مع ترجمہ یاد کرایئے اور کتاب میں موجود مواد پڑھا کر اس کے معنی و مفہوم پر گفت گو کیجیے۔

سلام اسلامیات (جماعت سوم) صفحہ ۴ پر درج ہدایات برائے اساتذہ پر عمل کرتے ہوئے درودِ ابراہیمی یاد کرایئے۔ بہتر ہوگا کہ باب سوم: سیرتِ طیّبہ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ مکمل کرنے سے پہلے طلبہ کو ''درودِ ابراہیمی'' مع ترجمہ یاد ہو۔ قرآن مجید اور احادیثِ نبوی کی مدد سے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی عظمت و بزرگی بیان کیجیے۔ طلبہ کو بتایئے کہ درود کا نام ''درودِ ابراہیمی'' کیوں رکھا گیا۔

احادیثِ نبوی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ

طلبہ کے ساتھ احادیث کی اہمیت اور مستند کتابوں سے متعلق گفت گو کیجیے اور پھر سبق کا باقاعدہ آغاز کیجیے۔ صفحہ ۵ پر موجود چاروں احادیث ایک ایک کر کے مع ترجمہ پڑھوایئے۔ احادیث کے مفاہیم بھی بیان کیجیے اور طلبہ سے پوچھیے کہ عملی طور پر ان احادیث کو ہم عام زندگی میں کن مقامات پر لاگو کر سکتے ہیں؟

طلبہ کے درمیان مقابلہ منعقد کیا جا سکتا ہے جس میں پوری جماعت کو ایک ہی دورانیے میں احادیث مع ترجمہ یاد کرنے کا ہدف دیجیے۔ طلبہ اپنے اپنے گروہ میں یاد کر کے ایک دوسرے کو سنائیں۔

دُعائیں (زبانی)

سلام اسلامیات (جماعت دوم) میں طلبہ یہ دُعائیں مع ترجمہ پڑھ چکے ہیں اس لیے امید ہے کہ انھیں یہ دونوں دُعائیں یاد کرنے میں زیادہ مشکل پیش نہیں آئے گی۔ طلبہ کو بتایئے کہ کھانے پینے یا کسی بھی کام کو کرنے سے پہلے اگر دُعاؤں کا اہتمام کیا جائے تو اس کام میں برکت ہوتی ہے اور ثواب بھی ملتا ہے۔ طلبہ سے تراجم کے مفہوم پر تبادلہ خیال بھی کیجیے۔

باب دوم: ایمانیات و عبادات

(الف) ایمانیات

توحید کا تعارف

طلبہ کو بتایئے کہ ہم اکثر گفت گو میں لفظ ''عقیدہ'' استعمال کرتے ہیں ۔مثلاً ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ایک ہے اور حضرت محمّد رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ آخری نبی ہیں۔ گویا عقیدے کا مطلب ہے کہ کسی بات پر دل میں پختہ یقین رکھ کر اس کا زبان سے اقرار کرنا۔ ''توحید'' اسلام کا پہلا اور بنیادی عقیدہ ہے جس پر ایمان لائے بغیر کوئی بھی مسلمان نہیں ہوسکتا۔
توحید کے معانی ہیں، اللہ تعالیٰ کو ایک ماننا اور اس کی ذات میں کسی کو شریک نہ کرنا۔

طلبہ کو اچّھی طرح باور کرایئے کہ توحید سے مراد ان باتوں پر صدقِ دل سے ایمان لانا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز کو چلا رہا ہے۔ اس کے حکم سے موت، زندگی، صحت، بیماری، نفع اور نقصان کے معاملات چلتے ہیں۔ وہ ایک ہے اس کا کوئی مددگار، ساتھی یا دوست نہیں۔ وہ اکیلا ایسا بادشاہ ہے جو ہر ڈھکی چُھپی چیز کو جانتا بھی ہے اور اس کے معاملات کو بھی چلاتا ہے۔ ہم ہر کام میں صرف اللہ تعالیٰ کے ہی محتاج ہیں اور ہمارے اختیار میں کچھ بھی نہیں۔

طلبہ کو کلمۂ طیّبہ کا مطلب سمجھایئے اور کلمہ مع ترجمہ یاد کرایئے۔سبق میں مذکور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا ذکر مثالوں کے ذریعے دل چسپ انداز میں اس طرح کیجیے کہ طلبہ کو یہ نعمتیں اور اللہ تعالیٰ کے ہم پر احسانات ذہن نشین ہوجائیں تاکہ وہ شاکر بن جائیں۔
سورۃ الاخلاص درست تجوید کے ساتھ پڑھوایئے۔ اس سورۃ کا ترجمہ تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے اور طلبہ سے پوچھیے کہ اس سورۃ سے ہمیں اللہ ربُّ العزت کے بارے میں کون سی باتیں معلوم ہورہی ہیں؟ اگر طلبہ نہ بتا سکیں تو آپ ان نکات کی وضاحت کریں تاکہ اللہ ربُّ العزت کی وحدانیت کے بارے میں جان سکیں۔سورۃ الاخلاص کو جماعت میں ترجمے کے ساتھ بار بار دُہرایئے اور کسی طالبِ علم کو جماعت میں بُلاکر بلند آواز سے خوش الحانی کے ساتھ پڑھنے کا کہیے، دیگر طلبہ کو اس کے پیچھے دُہرانے کی ہدایت دیجیے۔
اس سرگرمی کے بعد یہ جانچنے کے لیے کہ آیا طلبہ کو سورۃ یاد ہوگئی ہے یا نہیں، چند طلبہ سے جماعت میں سورۃ مع ترجمہ سنیے۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو درست تلفّظ کے ساتھ ان کی بار بار دُہرائی اس انداز میں کرایئے کہ انھیں یہ الفاظ درست تلفّظ اور معانی کے ساتھ ذہن نشین ہو جائیں۔

مشق

۱۔ اس سوال کو حل کراتے ہوئے ہر جزُ پر طلبہ سے گفت گو کیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ یہ معلومات وہ سبق میں پڑھ چکے ہیں۔ یہ اعادہ کا مرحلہ ہے اس لیے اکثر طلبہ درست جواب دینے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔سوالات آسان اور مانوس الفاظ پر مشتمل ہیں اور سبق کی تدریس کے دوران طلبہ ان عبارتوں سے مانوس ہو چکے ہیں، اس لیے کوشش کیجیے کہ طلبہ سے ہی ان عبارات کو پڑھوایئے۔ اگر انھیں کسی لفظ کو ادا کرنے میں مشکل کا سامنا ہو تو ان کی مدد کیجیے۔

(i) عقیدہ

(ii) مخلوق

(iii) انسانوں

(iv) کائنات

۲۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ۱ میں مذکور طریقۂ کار اپنایئے۔طلبہ کو سوال پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں حل کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) توحید

(ii) شریک

(iii) جہانوں

(iv) محتاج

۳۔ اس سوال کو حل کرانے کے لیے طلبہ سے سوالات پڑھوایئے۔ اگر انھیں کوئی لفظ پڑھنے میں مسئلہ ہو رہا ہو تو ان کی راہ نمائی فرمایئے۔ اس کے بعد طلبہ سے جوابات پوچھیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔طلبہ کے جوابات میں کمی بیشی کی صُورت میں ان کی درستی کرایئے اور سوالات کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔ ان کے کام کا بہ غور جائزہ لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح اور راہ نمائی فرمایئے۔

۴۔ سوال میں پوچھی گئی باتیں طلبہ سبق کی تدریس کے دوران پڑھ چکے ہیں اور ذہن نشین بھی کر چکے ہیں۔ ان کے اعادہ کے لیے سوال حل کراتے ہوئے ہر طالبِ علم سے انفرادی طور پر ان سوالات کے جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس عمل کے بعد انھیں ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔ اس دوران ان کی نگرانی کیجیے اور ان کے کام کا بہ غور جائزہ لیجیے۔طلبہ کی سہولت کے لیے مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

سورۃ الاخلاص مع ترجمہ یاد کرانے کے لیے اس سورۃ کی مع ترجمہ جماعت میں با آوازِ بلند گردان کرائیے۔ کلمۂ طیّبہ اور سورۃ الاخلاص کے چارٹ بنانے کا کام گھر سے کر کے آنے کو کہیے اور انھیں بتائیے کہ وہ اس کام کی تکمیل کے لیے والدین اور بہن بھائیوں کی مدد بھی لے سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی صفات جماعت کے ہر طالبِ علم سے زبانی سنیے۔

نبوّت و رسالت

سبق کی تیاری کے دوران ''حاصلاتِ تعلم'' کو ذہن میں رکھیے اور ان کے حصول کو یقینی بنانے کے لیے سبق کی تدریس کو طلبہ کے لیے دل چسپ بنانے کی کوشش کیجیے۔ موضوع سے متعلق طلبہ کی معلومات کا جائزہ لینے کے لیے سبق کے باقاعدہ آغاز سے پہلے طلبہ سے سبق میں مشمول مواد سے متعلق سادہ اور آسان سوالات کیجیے جن کے یک لفظی یا یک سطری جوابات دینا ان کے لیے آسان ہو۔ اس سرگرمی سے طلبہ سبق پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر تیار ہو جائیں گے۔ اب سبق کا باقاعدہ آغاز سبق کی بلند خوانی سے کیجیے۔ بلند خوانی کے دوران مشکل الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھیے اور انھیں بار بار دُہرا کر طلبہ کو ذہن نشین کرائیے۔

پہلے حصّے کو پڑھاتے ہوئے یہ یقین دہانی کر لیجیے کہ نبوّت و رسالت اور نبی و رسول کے معانی سے آشنا ہو چکے ہیں اور وہ انبیا کرام علیہم السّلام کی بعثت کے مقاصد بھی جانتے ہیں۔ انھیں انبیا کرام علیہم السّلام کے بھیجے جانے کے مقاصد یاد کرائیے اور یہ بھی بتائیے کہ ان کی پیروی کرنے والے لوگ دُنیا و آخرت کی کامیابیاں سمیٹتے ہیں اور ان کی لائی گئی تعلیمات کا انکار کرنے والے دُنیا اور آخرت کی رسوائی کا سامان کر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ناراضی کا سبب بنتے ہیں۔

انبیا کرام علیہم السّلام کی بعثت سے متعلق سبق میں مشمول آیتِ مبارکہ پڑھ کر سنائیے اور ترجمہ بھی سمجھائیے۔

طلبہ کو انبیا کرام علیہم السّلام کی صفات کے بارے میں دل چسپ انداز میں بتائیے تاکہ یہ صفات انھیں یاد ہو جائیں۔ پہلے اور آخری نبی کے نام زبانی یاد کرائیے۔ ہمارا یہ ایمان ہے کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد کوئی نبی و رسول نہیں آئے گا اور وہ آخرت تک آنے والے تمام انسانوں کی راہ نمائی کا ذریعہ ہیں۔ انھیں باور کرا دیجیے کہ اس عقیدے کو عقیدۂ ختمِ نبوّت کہتے ہیں۔ یہ اسلام کے اہم عقائد میں سے ہے۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو درست تلفّظ کے ساتھ ان کی بار بار دُہرائی کرائیے اور لکھنے کی مشق کرنے کی ہدایت دیجیے۔

مشق

۱۔ اس سوال کو حل کراتے ہوئے ہر جُز پر طلبہ سے گفت گو کیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ یہ معلومات وہ سبق میں پڑھ چکے ہیں اس لیے اکثر طلبہ درست جواب دینے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی

کیجیے۔سوالات آسان اور مانوس الفاظ پر مشتمل ہیں اور سبق کی تدریس کے دوران طلبہ ان عبارتوں سے مانوس ہو چکے ہیں، اس لیے کوشش کیجیے کہ طلبہ سے ہی ان عبارات کو پڑھوائیے۔ اگر انھیں کسی لفظ کو ادا کرنے میں مشکل کا سامنا ہو تو ان کی مدد کیجیے۔

(i) ایک لاکھ چوبیس ہزار

(ii) احترام کرنا

(iii) مسلمان

(iv) پہلے

۲۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ۱ میں مذکور طریقۂ کار اپنایئے۔طلبہ کو سوال پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں حل کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) انسان

(ii) سچ

(iii) صبر

(iv) نبوّت و رسالت

۳۔ طلبہ سے ایک ایک کر کے سوالات پڑھوایئے۔ اگر انھیں کوئی لفظ پڑھنے میں مسئلہ ہو رہا ہو تو ان کی راہ نمائی فرمایئے۔ اس کے بعد طلبہ سے جوابات دینے کا کہیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔طلبہ کے جوابات میں کمی بیشی کی صُورت میں ان کی درستی کرایئے اور سوالات کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھیے۔

۴۔ سوال میں پوچھی گئی باتیں طلبہ سبق کی تدریس کے دوران پڑھ چکے ہیں۔ ان کے اعادہ کے لیے سوال حل کراتے ہوئے ہر طالبِ علم سے انفرادی طور پر ان سوالات کے جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس عمل کے بعد انھیں ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔طلبہ کی سہولت کے لیے مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

جماعت میں طلبہ کو گروہوں میں چارٹ پیپر اور رنگین پنسلیں، مارکرز وغیرہ دیجیے اور انھیں دیے گئے موضوعات میں سے کسی ایک پر چارٹ تیار کرنے کی ہدایت دیجیے۔ اس سرگرمی کے لیے طلبہ کے درمیان مقابلے کا اہتمام بھی کیا جا سکتا ہے۔سب سے اچھّا چارٹ بنانے والے گروہ کو انعام سے نوازیے۔

کلمۂ شہادت

سبق کی با قاعدہ تدریس سے پہلے طلبہ سے موضوع کے متعلق گفت گو کیجیے۔ اس حوالے سے موضوع سے متعلق سادہ اور عام فہم سوالات کیجیے۔ ان کے جوابات سے آپ کو موضوع کے متعلق ان کو پہلے سے معلوم باتوں کا اندازہ ہو جائے گا اور سبق کی تدریس میں سہولت ہو جائے گی۔

سبق کا باقاعدہ آغاز بلند خوانی سے کیجیے۔ طلبہ کو سبق میں مذکور حدیث کے معانی اور مفہوم اچھّی طرح سمجھایئے۔ اس حدیث کو سبق میں مذکور عمارت کی مثال کے ذریعے ایسے سمجھایا جا سکتا ہے کہ بچّوں کو کسی میناروں/ستونوں والی عمارت میں لے جایئے اور پانچ میناروں/ستونوں کو ارکانِ اسلام بتا کر سمجھایئے کہ جیسے ان میناروں/ستونوں کے نہ ہونے سے یہ عمارت کھڑی نہیں رہ سکتی، بالکل ایسے ہی دینِ اسلام بھی ان پانچ بنیادی ارکان پر ایمان لائے بغیر مکمل نہیں ہوتا۔

پھر طلبہ کو اسلام کے سب سے پہلے رکن یعنی کلمۂ شہادت مع ترجمہ پڑھ کر سنایئے اور مفہوم بھی اچھّی طرح سمجھایئے۔ اس کے بعد بلند آواز میں دُہرائی کی کُل جماعتی مشق اس طرح کرایئے کہ جس طالبِ علم کو یہ کلمہ یاد ہو اسے جماعت کے سامنے بلا کر اونچی آواز میں پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور دیگر طلبہ کو اس کی پیروی سے بلند آواز سے دُہرانے کی۔ اس طرح کلمہ اچھّی طرح یاد ہو جائے گا۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو ان کا درست تلفّظ اور لکھائی سے متعلق بتایئے۔ ان الفاظ کا مطلب بھی سمجھایئے۔

مشق

۱۔ اس سوال کو حل کراتے ہوئے ہر جُز پر طلبہ سے گفت گو کیجیے۔ یہ معلومات وہ سبق میں پڑھ چکے ہیں لہٰذا یہ اعادہ کا مرحلہ ہے۔ اکثر طلبہ درست جواب دینے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔ سوالات آسان اور مانوس الفاظ پر مشتمل ہیں اور سبق کی تدریس کے دوران طلبہ ان عبارتوں سے مانوس ہو چکے ہیں، اس لیے کوشش کیجیے کہ طلبہ سے ہی ان عبارات کو پڑھوایئے۔

(i) اسلام

(ii) نماز

(iii) فرض

۲۔ اس سوال کو حل کرانے کے لیے طلبہ سے سوالات پڑھوایئے۔ کوئی لفظ پڑھنے میں مسئلہ ہو رہا ہو تو ان کی راہ نمائی فرمایئے۔

اس کے بعد طلبہ سے جوابات بھی پوچھیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔طلبہ کے جوابات میں کمی بیشی کی صُورت میں ان کی درستی کرائیے اور سوالات کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

۳۔ سوال میں پوچھی گئی باتیں طلبہ سبق کی تدریس کے دوران پڑھ چکے ہیں۔ ان کے اعادہ کے لیے سوال حل کراتے ہوئے چند طلبہ ان سوالات کے جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کرائیے۔طلبہ کی سہولت کے لیے مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے۔

۴۔ اس سوال کو کتاب میں ہی حل کرائیے۔ اس کو حل کرانے کے لیے طلبہ کے درمیان مقابلہ کرایا جا سکتا ہے۔سب سے پہلے حل کرنے والے طالبِ علم کو انعام سے نوازیے اور دیگر کی بھی حوصلہ افزائی کیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

طلبہ سے یہ چارٹس جماعت میں بنوایئے اور انھیں کمرۂ جماعت میں آویزاں کیجیے۔ کتاب میں دی گئی ہدایت سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔

اذان

سبق کا باقاعدہ آغاز کرنے سے پہلے طلبہ سے اذان سے متعلق سادہ اور عام فہم سوالات پوچھیے۔مثلاً کیا آپ کے گھر کے قریب کوئی مسجد ہے؟ دن میں کتنی بار اذان کی آواز آتی ہے؟ اذان سن کر آپ اور آپ کے گھر والے کیا کرتے ہیں ؟ وغیرہ۔ ان سوالات سے طلبہ سبق پڑھنے کے لیے ذہنی طور پر آمادہ ہوجائیں گے اور سبق سے متعلق ان کو پہلے سے جو معلومات ہوں گی اس کا آپ کو اندازہ ہوجائے گا جس سے آپ کو سبق کی تدریس میں سہولت ہوجائے گی۔

سبق کا آغاز بلند خوانی سے کیجیے اور ہر پیراگراف کی بلند خوانی کے ساتھ ساتھ اس کی وضاحت بھی کیجیے۔ پہلا پیراگراف پڑھاتے ہوئے طلبہ کو ذہن نشین کرائیے کہ اذان اس لیے دی جاتی ہے کہ یہ کسی علاقے میں مسلمان آبادی ہونے کا پتہ دیتی ہے اور مسلمانوں کو اپنے کاموں سے کچھ وقت نکال کر اپنے خالق کو یاد کرنے کی یاد دہانی کراتی ہے۔

طلبہ کو بتایئے کہ دن میں پانچ نمازیں پڑھی جاتی ہیں اور ہر نماز سے پہلے اذان دی جاتی ہے۔ جمعہ کی نماز سے پہلے بھی اذان دی جاتی ہے۔ اذان دینے والے کو مؤذّن کہتے ہیں۔ اذان دینا بہت بڑی نیکی کا کام ہے۔ اذان دینے کے اجر کے متعلق مذکور حدیث اچّھی طرح سمجھایئے۔

اس کے بعد انھیں بتایئے کہ جب اذان آئے توہمیں کن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے۔ انھیں یہ آداب ذہن نشین کراتے ہوئے اذان کا جواب دینے کا طریقہ اور کلمات بھی ازبر کرائے جاسکتے ہیں۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو درست تلفّظ کے ساتھ ان کی لکھائی اس انداز میں کرائیے کہ انھیں یہ الفاظ درست تلفّظ اور معانی کے ساتھ ذہن نشین ہو جائیں۔

مشق

۱۔ اس سوال کو حل کراتے ہوئے ہر جُز پر طلبہ سے گفت گو کیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ حسبِ ضرورت اصلاح کے بعد انھیں کتاب میں جوابات لکھنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) لمبی

(ii) نیکیاں

(iii) اذان

۲۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ا میں مذکور طریقۂ کار اپنائیے۔ طلبہ کو جملے پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں حل کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) ثواب

(ii) نماز

(iii) خاموش

(iv) مؤذّن

۳۔ طلبہ سے مختصر سوالات پڑھوائیے۔ اس کے بعد طلبہ سے جوابات کا تقاضا کیجیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے پھر کاپی میں لکھنے کی ہدایت دیجیے۔

۴۔ یہ سوال حل کراتے ہوئے چند طلبہ سے ان سوالات کے جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس عمل کے بعد تمام طلبہ کو ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔ طلبہ کی سہولت کے لیے مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

اس سرگرمی کے لیے ایک الگ پیریئڈ رکھیے جس میں اذان کا کُل جماعتی مقابلہ کرائیے۔ اس مقابلے کا اعلان کچھ روز پہلے کر دیجیے تاکہ طلبہ اچھّی طرح تیاری کر سکیں۔ اس مقابلے کے تین مراحل ہو سکتے ہیں۔ پہلے مرحلے میں تمام طلبہ باری باری جماعت میں اذان دیں گے۔ استاد سب کی اذان کو بہ غور سماعت فرمائیں گے اور جس جس بچّے کی اذان خُوب صُورت اور تلفّظ کی غلطیوں سے پاک ہو، وہ اگلے مرحلے میں ترقی کر جائے گا۔ دوسرے مرحلے کی تیاری کے لیے منتخب طلبہ کو دس منٹ کا وقت

دیجیے اور پھر ان کی اذان سن کر ان میں سے تین طلبہ کو انتخاب کیجیے۔ اب ان تین طلبہ کا مقابلہ اگلے روز آسمبلی میں کرائیے جہاں اسکول کے تمام طلبہ ان کی اذان سن سکیں گے اور ان کی حوصلہ افزائی کر سکیں گے۔ تینوں طلبہ کو اوّل، دوم اور سوم کی درجہ بندی کے لحاظ سے انعامات سے نوازیے۔

وضو

سبق کے باقاعدہ آغاز سے پہلے طلبہ سے پوچھیے کہ ان میں سے کون کون نماز پڑھتا ہے؟ نماز پڑھنے سے پہلے کیا کرنا ضروری ہے؟ اس کے بعد انھیں بتائیے کہ آج ہم وضو کے بارے میں پڑھیں گے جس کے بغیر نماز نہیں ہوتی۔ سبق کی بلند خوانی سے باقاعدہ آغاز کیجیے۔

پہلا پیراگراف پڑھاتے ہوئے بچّوں کو ذہن نشین کرا دیجیے کہ ہم دن میں پانچ نمازیں پڑھتے ہیں۔ ہر نماز سے پہلے وضو کرنا لازمی ہے۔ اس کے بعد انھیں سبق میں مشمول آیت اور حدیث وضاحت کے ساتھ سمجھائیے اور ساتھ ہی طلبہ کی سمجھ کا جائزہ لینے کے لیے کچھ سادہ سے سوال جواب کرتے رہیے۔

آیت اور احادیث کی وضاحت کے بعد بتائیے کہ وضو کرنے کی اہمیت کیا ہے اور وضو کرتے ہوئے کن آداب کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ انھیں وضو کے کم از کم پانچ آداب ازبر کرا دیجیے اور وضو کی اہمیت کے حوالے سے بھی نکات ذہن نشین کرا دیجیے۔

> نوٹ: صفحے پر وضو کے بعد کی دُعا بھی دی گئی ہے۔ اگر وقت اجازت دے تو کمرۂ جماعت میں گردان کرا کر یہ دُعا بھی یاد کرائی جا سکتی ہے۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو درست تلفّظ بتائیے اور معانی سمجھائیے۔

مشق

۱۔ دیے گئے جملے آسان اور مانوس الفاظ پر مشتمل ہیں اور سبق کی تدریس کے دوران بھی طلبہ ان عبارتوں سے مانوس ہو چکے ہیں، اس لیے کوشش کیجیے کہ طلبہ سے ہی ان عبارات کو پڑھوائیے۔ اگر انھیں کسی لفظ کو ادا کرنے میں مشکل کا سامنا ہو تو ان کی مدد کیجیے۔ ہر جملے کے ساتھ اس کا درست جواب بھی پوچھیے اور حسبِ ضرورت اصلاح کرتے جائیے۔

(i) پانی

(ii) قبلہ رُخ

(iii) صاف

(iv) اچھّی طرح دھونا

۲۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ا میں مذکور طریقۂ کار اپنایئے۔ طلبہ کو جملے پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں حل کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) قبول

(ii) خشک

(iii) قیامت

(iv) باوضو

۳۔ پہلے طلبہ سے باری باری سوالات پڑھوایئے پھر جوابات سوچنے اور کمرۂ جماعت میں بتانے کا وقت دیجیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ طلبہ کے جوابات میں کمی بیشی کی صُورت میں ان کی درستی کرایئے اور سوالات کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

۴۔ تفصیلی سوالات حل کراتے ہوئے چند طلبہ سے ان سوالات کے جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس کے بعد انھیں جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔ طلبہ کی سہولت کے لیے مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

کتاب میں دی گئی سرگرمی کرایئے۔ اس ضمن میں طلبہ کو کہیے کہ وہ اپنے والدین سے بہن بھائیوں سے وضو کرنے کا طریقہ سیکھ کر آئیں۔ ان سے جماعت میں وضو کے فرائض پوچھیے اور حسبِ ضرورت اصلاح اور درستی فرمایئے۔

نماز

طلبہ سے نماز کے بارے میں سادہ اور عام فہم سوالات کیجیے۔ گفت گو کے دوران ان کی معلومات کا جائزہ لیجیے اور اس کے مطابق سبق کی تدریس کا آغاز کیجیے۔ سبق کی بلند خوانی کے ساتھ ساتھ مرحلہ وار وضاحت کیجیے۔

پہلے مرحلے میں طلبہ کو نماز کی اہمیت کے بارے میں بتایئے اور اس کا اجر و ثواب انھیں بتایئے۔ ہمارے دین میں نماز کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے بتایئے کہ نماز وہ واحد عبادت ہے جس کی کسی بھی حال میں چھوٹ نہیں۔ ہر مسلمان پر اس کی ادائی ہر حال میں فرض ہے۔ نماز کی اہمیت کے بارے میں مذکور آیت اور حدیث وضاحت کے ساتھ انھیں سمجھایئے اور قرآنی آیت مع ترجمہ یاد کرایئے۔

اس کے بعد انھیں نمازوں کی کُل رکعتوں کے بارے میں پڑھاتے ہوئے بار بار دُہرا کر ان کی تعداد یاد کرایئے۔ طلبہ کو بتایئے کہ نمازِ جمعہ ظہر کی نماز کی جگہ پڑھی جاتی ہے اور اس کی ۱۴ رکعتیں ہیں جبکہ نمازِ ظہر کی ۱۲ رکعتیں ہیں۔

اس کے بعد نماز کی آداب پر روشنی ڈالیے۔ اس دوران باجماعت نماز پڑھنے کی اہمیت اور اجر واضح کر دیجیے۔ نماز کی رغبت دلاتے ہوئے یہ بھی بتائیے کہ نماز خالصاً اللہ تعالیٰ کے لیے پڑھی جائے تو اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوتے ہیں اور دُنیا اور آخرت میں بے شمار نعمتوں سے نوازتے ہیں۔

نئے الفاظ

نئے الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو درست تلفّظ اور لکھنے کا طریقہ بتائیے۔ معانی سے ان الفاظ کی وضاحت بھی کرتے جائیے۔

مشق

۱۔ اس سوال کو حل کرانے کے لیے طلبہ سے پہلے زبانی جوابات لیجیے اور درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ پھر طلبہ کو کتاب میں دیے گئے چارٹ میں نمازوں کو ان کی صحیح رکعات سے ملانے کا کام دیجیے اور ان کے کام کا جائزہ لیجیے۔

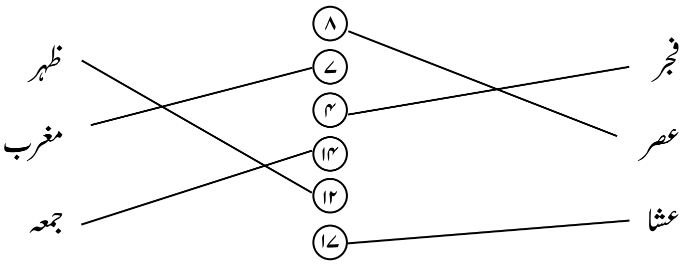

۲۔ اس سوال کو حل کراتے ہوئے ہر جُز پر طلبہ سے گفت گو کیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ درست جواب طلبہ کو کتاب میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) نماز

(ii) معافی

(iii) اشاروں

(iv) پانچ

۳۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ۱ میں مذکور طریقۂ کار اپنائیے۔ طلبہ کو سوال پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں حل کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) عبادت

(ii) معاف

(iii) سفر

OXFORD
UNIVERSITY PRESS

(iv) بیمار

(v) مصروف

(vi) فرض

(vii) بیٹھ

(viii) اشاروں

۴۔ طلبہ سے سوالات پڑھوائیے۔ اگر انھیں کوئی لفظ پڑھنے میں مسئلہ ہو رہا ہو تو ان کی راہ نمائی فرمائیے۔ اس کے بعد طلبہ سے جوابات دینے کا کہیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ طلبہ کے جوابات میں کمی بیشی کی صُورت میں ان کی درستی کرائیے اور سوالات کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

۵۔ تفصیلی سوالات حل کراتے ہوئے طلبہ سے پہلے زبانی جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس کے بعد انھیں ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔ اس دوران ان کی نگرانی کیجیے اور ان کے کام کا بہ غور جائزہ لیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

کتاب میں دی گئی سرگرمی گروہوں میں کرائیے۔ نمازوں کی رکعتوں کے اعادے کے لیے ہر طالبِ علم سے انفرادی طور پر رکعتیں سنی جا سکتی ہیں۔

قبلہ و مسجد

سبق شروع کرانے سے پہلے طلبہ سے موضوع سے متعلق سوالات اور جوابات کر کے گفت گو کا آغاز کیجیے۔ ان سے پوچھیے کہ وہ دن میں کتنی دفعہ مسجد جاتے ہیں؟ مسجد جاتے ہوئے وہ کن باتوں کا خیال رکھتے ہیں؟ نماز کس طرف رخ کر کے پڑھتے ہیں؟ اس گفت گو کے بعد سبق کا باقاعدہ آغاز کرائیے۔

سبق کی بلند خوانی کیجیے اور مرحلہ وار اس کی وضاحت اور یاد کرانے کا کام کیجیے۔ پہلے صفحے پر قبلہ کے بارے میں بتایا گیا ہے۔ یہ صفحہ پڑھاتے ہوئے انھیں ہر بات وضاحت کے ساتھ بتائیے اور دی گئی قرآنی آیت سمجھاتے ہوئے انھیں بتائیے کہ موجودہ قبلہ یعنی خانہ کعبہ سے پہلے مسلمانوں کا قبلہ بیت المقدس تھا اس لیے بیت اللہ کی طرح بیت المقدس بھی ہمارے لیے بہت قابلِ احترام ہے۔

> نوٹ: قبلہ اوّل یعنی بیت المقدس کے بارے میں حسبِ ضرورت مزید معلومات فراہم کی جا سکتی ہے، مثلاً یہ فلسطین میں واقع ہے وغیرہ۔

اس کے بعد خانہ کعبہ کے بارے میں پڑھاتے ہوئے انھیں بتایئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا گھر ہے جس کی طرف رخ کر کے پوری دُنیا کے مسلمان نماز ادا کرتے ہیں۔ اس لیے تمام مسلمانوں پر اس کا احترام واجب ہے۔ خانہ کعبہ مکّہ مکرّمہ میں واقع ہے۔

مسجد کے بارے میں بتاتے ہوئے طلبہ کو بتایئے کہ مسجد سجدہ کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں۔ یہاں ہم قرآن مجید کی تلاوت کرتے ہیں اور پانچ وقت نماز ادا کرتے ہیں۔ پھر انھیں مسجد کی اہمیت کا اندازہ کرانے کے لیے حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے مثالیں دیجیے کہ جب انھوں نے مدینہ منوّرہ ہجرت کی تو سب سے پہلے مسجدِ قبا اور پھر مسجدِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعمیر کا اہتمام فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے مبارک ہاتھوں سے مسجد کی صفائی کرتے تھے۔ انھیں یہ نکات مسجد کی اہمیت کے ضمن میں ازبر کرا دیجیے۔

اس کے بعد مسجد کے احترام کا بیان کرتے ہوئے مسجد کے آداب سمجھایئے اور انھیں ذہن نشین کرا دیجیے کہ مسجد میں داخل ہوتے ہوئے پہلے کون سا پاؤں اندر رکھنا ہے اور نکلتے وقت پہلے کون سا پاؤں باہر رکھنا ہے۔

سبق میں شامل مسجد میں داخل ہونے اور باہر نکلنے کی دُعائیں زبانی یاد کرا دیجیے۔ اس امر کی تکمیل کے لیے باربار دُہرائی کرانے والا طریقۂ کار اختیار کیا جا سکتا ہے۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو معانی اور درست تلفّظ کے ساتھ ان کی بار بار دُہرائی کرایئے۔

مشق

۱۔ طلبہ کو ادھورے جملے پڑھنے کا موقع دیجیے اور پھر جوابات دینے کا کہیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ درست جواب طلبہ کو کتاب میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) قبلے

(ii) وضو

(iii) صفائی

(iv) مسجدِ اقصیٰ

۲۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ۱ میں مذکور طریقۂ کار اپنایئے۔ طلبہ کو جملے پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں حل کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) سجدہ

(ii) مسجدِ نبوی صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

(iii) نماز

(iv) گھر

۳۔ طلبہ سے سوالات پڑھوائیے اور جوابات دینے کا کہیے۔ کوشش کیجیے کہ طلبہ کے جوابات مختصر ہوں۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

۴۔ چند طلبہ کو سوال پڑھنے اور جواب دینے کا کہیے۔ یہ کام رضا کارانہ طور پر کرایا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔ طلبہ کے جوابات سنیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس کے بعد انھیں ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔

۵۔ طلبہ سے ان کے اپنے علاقے کی چند مشہور اور بڑی مساجد کے نام پوچھیے اور ان کے جوابات کو تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔ اس کے بعد طلبہ کو ان کی پسند کی چھے مساجد کے نام کتاب میں دی گئی خالی جگہوں میں لکھنے کے لیے کہیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

طلبہ کو یہ سرگرمی گھر کے کام کے طور پر دیجیے۔ انھیں بتائیے کہ وہ عالمِ اسلام کی چند تاریخی مساجد کی تصاویر اور معلومات جمع کرنے کے لیے انٹرنیٹ کا استعمال کر سکتے ہیں۔ انٹرنیٹ پر ان مساجد کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنے کے لیے وہ والدین اور بہن بھائیوں کی مدد لے سکتے ہیں۔

حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیاتِ طیّبہ (قبل از بعثت)

سبق کے آغاز سے پہلے طلبہ سے خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں سادہ، آسان اور عام فہم سوال جواب کر کے گفت گو کیجیے۔ انھیں بتائیے کہ حضرت محمّد رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اللہ تعالیٰ کے آخری پیغمبر ہیں اور ہمارے لیے بہترین نمونہ ہیں۔ اس لیے ہمیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی کے بارے میں ضرور جاننا چاہیے۔

باقاعدہ آغاز سبق کی بلند خوانی سے کیجیے اور سبق کو پڑھانے اور اہم نکات کو یاد کرانے کا کام مرحلہ وار انجام دیجیے۔ پہلے مرحلے میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ولادت باسعادت کے بارے میں طلبہ کو بتائیے۔ ان کی پیدائش کے ساتھ رونما ہونے والے معجزات کا بیان دل چسپ انداز میں کیجیے تاکہ بچّے مکمل توجّہ کے ساتھ سبق پڑھیں۔ انھیں بتائیے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش کے وقت عرب میں بچّوں کو پالنے کا کیا طریقہ رائج تھا۔ انھیں یہ طریقہ آسان الفاظ میں تفصیل سے سمجھائیے۔ انھیں بتائیے کہ اسی طریقۂ کار کے تحت آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تربیت بھی کچھ عرصہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضائی ماں حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کی۔

انھیں بتائیے کہ چوں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش سے پہلے ہی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے والد ماجد اس دُنیا سے رخصت ہو گئے تھے اس لیے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیدائش یتیمی میں ہوئی۔ یہ نکتہ بیان کرتے ہوئے انھیں سمجھائیے کہ یتیم کسے کہتے ہیں۔ ان کے بچپن کے بارے میں طلبہ کو پڑھاتے ہوئے شام کے اس واقعے کا ذکر ضرور کیجیے جب حضرت محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے چچا حضرت ابوطالب کے ہمراہ وہاں تجارت کی غرض سے گئے تھے۔

پرورش اور بچپن کی تفصیلات پڑھانے کے بعد طلبہ کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بعثت سے پہلے رونما ہونے والے واقعے "حلف الفضول" کے بارے میں دل چسپ انداز میں بیان کرتے ہوئے انھیں اس واقعے کی چیدہ چیدہ تفصیلات ازبر کرا دیجیے۔ اس کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے نکاح کا بیان کرتے ہوئے کی سچائی اور ایمان داری کا بیان ضرور کریں۔ طلبہ کو بتائیے

کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سچائی اور ایمان داری حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بچپن ہی سے مشہور تھی۔ پھر حجرِ اسود کی تنصیب کا واقعہ بیان کیجیے اور اس کا اجمالی سا خاکہ طلبہ کو ازبر کرا دیجیے۔

نوٹ: جماعت کے طلبہ کو چھے گروہوں میں تقسیم کر کے بھی سبق پڑھایا جاسکتا ہے۔ ہر گروہ کو ایک ایک ہیڈنگ اچّھی طرح پڑھ کر اسے جماعت کے سامنے پیش کرنے کی ہدایت دیجیے۔مثلاً پہلا گروہ ولادت باسعادت، دوسرا گروہ پرورش اور بچپن کی باتیں، تیسرا گروہ سفرِشام، چوتھا گروہ حلف الفضول، پانچواں گروہ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح اور چھٹا گروہ حجرِ اسود کی تنصیب پر کام کرے۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو درست تلفّظ اور لکھائی کی مشق کرائیے تا کہ انھیں جوابات لکھنے میں آسانی رہے۔

مشق

۱۔ اس سوال کو حل کراتے ہوئے ہر جُز پر طلبہ سے گفت گو کیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جواب طلبہ کو کتاب میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔
(i) مکّہ مکرّمہ
(ii) حضرت ابو طالب
(iii) صادق اور امین
(iv) بھتیجا

۲۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ا میں مذکور طریقۂ کار اپنائیے۔طلبہ کو جملے پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں حل کرنے کی ہدایت دیجیے۔
(i) پہلی
(ii) بصریٰ
(iii) ایمان داری اور سچائی
(iv) خانہ کعبہ

۳۔ طلبہ سے سوالات پڑھوائیے۔ اگر انھیں کوئی لفظ پڑھنے میں مسئلہ ہو رہا ہو تو ان کی مدد کیجیے۔ اس کے بعد طلبہ سے جوابات کا تقاضا کیجیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

۴۔ باآواز بلند سوال پوچھیے اور پوچھیے کہ کون جواب دے گا؟ اس طرح طلبہ سے جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس کے بعد انھیں ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔ اس دوران ان کی نگرانی کیجیے اور ان کے کام کا بہ غور جائزہ لیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

طلبہ سے یہ دونوں چارٹ جماعت میں گروہوں کی صُورت میں بنوایئے۔ جہاں ضرورت محسوس ہو ان کی راہ نمائی کیجیے اور ان کے بنائے ہوئے چارٹس کمرۂ جماعت میں آویزاں کیجیے۔

حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صداقت و امانت اور حُسنِ معاملات

سبق کے باقاعدہ آغاز سے پہلے پچھلے سبق میں حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں پڑھی گئی معلومات کے اعادہ کے لیے گفت گو کیجیے۔ سادہ اور عام فہم سوال جواب کے ذریعے طلبہ کو گفت گو میں شامل کرنے کی کوشش کیجیے۔ اس سرگرمی کے بعد سبق کے باقاعدہ آغاز کے لیے طلبہ کو بتایئے کہ حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر لحاظ سے کامل انسان تھے اور ان کا اخلاق اور حُسنِ معاملات قیامت تک کے انسانوں کے لیے راہ نمائی کا بہترین ذریعہ ہے۔ آج ہم ان کے اخلاقِ حسنہ اور حُسنِ معاملات کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کا باقاعدہ آغاز بلند خوانی سے کیجیے۔ طلبہ کو بتایئے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جس معاشرے میں بھیجا گیا تھا وہ انتہائی تنزلی اور ابتری میں گھرا ہوا تھا۔ ایسے معاشرے میں حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاقِ کاملہ اور ذاتِ مبارکہ کے امتیاز کو باور کرا دیجیے۔ انھیں بتایئے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سچائی اور ایمان داری اس درجہ مسلّم تھی کہ حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے دشمن بھی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو ''صادق'' اور ''امین'' کے القابات سے مخاطب کرتے تھے۔ انھیں صادق اور امین کے مطالب سمجھا کر ذہن نشین کرا دیجیے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی صداقت کے بارے میں بچّوں کو آگاہ کرتے ہوئے انھیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے واقعات سنا کر ان کی دل چسپی اور انہاک کا اہتمام کرتے رہیے۔ انھیں سمجھایئے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو صادق کے لقب سے بلائے جانے کی وجوہات کیا تھیں۔

اس کے بعد طلبہ کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امانت داری کے بارے میں پڑھاتے ہوئے انھیں امین کے معانی ذہن نشین کرا دیجیے اور یہ بھی سمجھائیے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امانت داری کا اس قدر چرچا تھا کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نبوّت سے انکار کرنے والے لوگ بھی اپنی امانتیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آکر رکھواتے تھے۔

طلبہ کو ہجرتِ مدینہ کا واقعہ بھی دل چسپ انداز میں سنائیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ معاملات کے بارے میں بتاتے ہوئے طلبہ کو حُسنِ معاملات کے معانی ومفہوم سے ضرور آگاہ کیجیے۔ انھیں ترغیب دلائیے کہ حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرنے میں اللہ تعالیٰ نے دُنیا و آخرت کی فلاح رکھی ہے اس لیے ہمیں چاہیے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ معاملات کو اپنی زندگی میں اپناتے ہوئے صداقت، امانت اور ایمان داری جیسی عظیم صفات اپنے اندر پیدا کریں۔

نئے الفاظ

طلبہ کو ان الفاظ کا درست تلفّظ سکھانے کے ساتھ ساتھ معانی بھی سمجھائیے۔ضرورت ہو تو لکھائی بھی سکھائی جا سکتی ہے۔

مشق

ا۔ طلبہ کو جملے پڑھنے اور جواب بتانے کا موقع دیجیے۔ امید ہے کہ وہ یہ کام بآسانی کرلیں گے البتہ جہاں اصلاح کی ضرورت ہو، آپ راہ نمائی فرمائیے۔

(i) امانت دار

(ii) سچ بولنے والا

(iii) حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ

(iv) دُنیا اور آخرت

۲۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ا میں مذکور طریقۂ کار اپنائیے۔ طلبہ کو سوال پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں حل کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) کامل انسان

(ii) حفاظت

(iii) سچ

(iv) صفا

۳۔ پہلے طلبہ سے سوالات پڑھوائیے۔سوالات میں آنے والی مشکل اصطلاحات بھی سمجھاتے جائیے، مثلاً آنکھ کھولی کا مطلب ہے پیدا ہوئے، وغیرہ۔ اس کے بعد طلبہ سے جوابات کا تقاضا کیجیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھیے۔طلبہ کے جوابات میں کمی بیشی کی صُورت میں ان کی درستی کرائیے اورسوالات کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

۴۔ سوال میں پوچھی گئی باتیں طلبہ سبق کی تدریس کے دوران پڑھ چکے ہیں۔ان سوالات کے زبانی جوابات لیجیے اورحسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس کے بعد انھیں ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

طلبہ کو گروہوں میں تقسیم کیجیے اور ان کے درمیان آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حُسنِ معاملات معاملات اور سچ بولنے کی اہمیت اور فوائد کے بارے میں چارٹس بنانے کا مقابلہ کرائیے۔منفرد نکات لکھنے والے اورخُوب صُورتی سے چارٹ کوسجانے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رواداری اور صبر و تحمل

حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے متعلق پچھلے سبق میں پڑھائے گئے مواد کے اعادہ کے لیے مختصر سوال جواب کے ذریعے طلبہ سے گفت گو کیجیے۔ اس سرگرمی سے ان کی ذہنی آمادگی ہو جانے کے بعد سبق کا باقاعدہ آغاز کیجیے۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رواداری کے بارے میں پڑھانے سے پہلے طلبہ کو رواداری کے معانی و مفہوم سمجھائیے۔ انھیں بتائیے کہ رواداری سے اچھّے معاشرے کی بنیاد پڑتی ہے۔ اس ضمن میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے مثالیں سنائیے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حکمت، تدبر اور اخلاقِ حسنہ کی محبّت ان کے دلوں میں پیدا کیجیے۔

اگلے مرحلے میں انھیں صبر و تحمل کے معانی و مفہوم سمجھائیے۔

اس کے بعد طلبہ کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زندگی سے صبر و تحمل کے چند واقعات سنائیے۔ انھیں بتائیے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دشمنوں کے مظالم اور ایذا رسانیوں کا جواب ہمیشہ صبر و تحمل سے دیا۔ جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس قدر با اختیار ہو گئے کہ اپنے دشمنوں سے بدلہ لے سکیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انھیں معاف کر دیا۔ اس کی عملی مثال کے طور پر فتحِ مکّہ کا واقعہ سنائیے اور بتائیے کہ کیسے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان سب لوگوں کو معاف کر دیا اور ان کے ساتھ رواداری کا رویّہ برتا، جو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو طرح طرح کی تکالیف اور دکھ پہنچا چکے تھے۔

بچّوں کو سنّتِ نبوی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر عمل کرنے کی ترغیب دیتے ہوئے بتائیے کہ جب کبھی پریشانیوں اور مشکلات کا سامنا ہو تو ہمیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی پیروی کرتے ہوئے صبر و تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے اور رواداری جیسی اہم خُوبیوں کو اپنانا چاہیے۔

سبق میں دی گئی عملی مثالوں کو بھی دل چسپ اور پُر اثر انداز سے پڑھ کر سنائیے۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو درست تلفّظ اور معانی سمجھائیے۔ بہتر طور پر معانی سمجھانے کے لیے ان الفاظ کو جملوں میں استعمال کر کے بتائیے۔

مشق

۱۔ اس سوال کو حل کراتے ہوئے ہر جُز پر طلبہ سے گفت گو کیجیے اوران سے جوابات لیجیے۔ امید ہے کہ اکثر طلبہ درست جواب دینے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔ درست جواب طلبہ کو کتاب میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) غیر مسلموں

(ii) صبر و تحمل

(iii) دشمنوں

(iv) رُعب

۲۔ طلبہ کو باری باری جملے پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں حل کرنے کی ہدایت دیجیے۔ لکھنے میں مشکل پیش آئے تو تختۂ تحریر پر لفظ لکھ کر دکھایئے۔

(i) برداشت

(ii) صبر

(iii) نرمی

(iv) نرم لہجے

۳۔ اس سوال کو حل کرانے کے لیے طلبہ سے ایک ایک کر کے سوالات پڑھنے کا کہیے۔ اس کے بعد طلبہ سے جوابات پوچھیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے اور پھر تمام طلبہ کو جوابات کاپی میں لکھنے کا کہیے۔

۴۔ سوال میں پوچھی گئی باتیں طلبہ سبق کی تدریس کے دوران پڑھ چکے ہیں۔ ان سوالات کے جوابات طلبہ سے لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس کے بعد انھیں سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔ طلبہ کی سہولت کے لیے مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

جماعت کے طلبہ کو گروہوں میں تقسیم کیجیے۔ ہر گروہ کو ایک موضوع دیجیے جس پر وہ مختصر خاکہ تیار کر کے جماعت کے سامنے پیش کریں۔ موضوعات یہ ہیں: رواداری، صبر و تحمل، معافی، نظر انداز کرنا، کمزور کی مدد کرنا، بدتمیزی کا جواب تمیز سے دینا وغیرہ۔ آپس میں موضوع پر تبادلہ خیال کرنے، خاکہ لکھنے، اس کی ریہرسل کرنے کا وقت دیجیے۔ اس کے بعد جماعت میں پیش کش کرایئے۔

باب چہارم: اخلاق و آداب

سچ کی اہمیت

طلبہ حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی سیرت سے متعلق باب میں سچ کی اہمیت کے بارے میں پڑھ چکے ہیں۔ سبق کے آغاز سے پہلے گفت گو کے ذریعے آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖن صَلَّی اللهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی زندگی میں سچ کی اہمیت کا اعادہ کرانے کے بعد اس سبق کا باقاعدہ آغاز کیجیے۔

سبق کی بلند خوانی کیجیے اور پہلے صفحے پر موجود آیت طلبہ کو مع ترجمہ پڑھ کر سنائیے۔ اس کے بعد سچ کے فوائد اور جھوٹ کے نقصانات کے بارے میں پڑھاتے ہوئے طلبہ کو سچ بولنے کے پانچ فوائد اور جھوٹ بولنے کے پانچ نقصانات بتائیے۔ طلبہ کو اپنی زندگی سے کچھ ایسے واقعات بتانے کا کہیے جب انھیں سچ بولنے کی وجہ سے بہت فائدہ ہوا اور جھوٹ بولنے کے وجہ سے نقصان اٹھانا پڑا۔

طلبہ کو بتائیے کہ اسلام میں سچ بولنے پر بہت زور دیا گیا ہے۔ ہمارے دین میں سچ بولنے کی اہمیت ان پر اجاگر کیجیے۔ انھیں بتائیے کہ جھوٹ بولنے والے لوگوں سے دوستی اور صحبت رکھنا انسان کے تشخص اور پہچان کے لیے نقصان دہ ہوسکتا ہے۔ اس سے انسان کا ایمان ضائع ہونے کا خطرہ بھی لاحق ہوتا ہے اس لیے ہمیں دوست بناتے ہوئے ان سب باتوں کو مدِّنظر رکھنا چاہیے۔ انھیں سکھائیے کہ انسان سے غلطی ہوجانا فطری بات ہے۔ اگر ہم غلطیوں کے ڈر سے کام نہیں کریں گے تو آگے نہیں بڑھیں گے اس لیے ہمیں غلطیوں سے گھبرانا نہیں چاہیے۔ اگر ہم سے کبھی غلطی سرزد ہوجائے تو اسے تسلیم کر لینا چاہیے اور اس کو چھپانے کے لیے جھوٹ کا سہارا نہیں لینا چاہیے۔ جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے اور یہ ایک نہ ایک دن پکڑا ہی جاتا ہے۔ سچ کی ترغیب دلاتے ہوئے اساتذہ اپنی زندگی سے بھی دل چسپ اور سبق آموز واقعات بچّوں کو سنا سکتے ہیں۔

نئے الفاظ

طلبہ کو یہ الفاظ اور ان کے معانی سمجھائیے۔ لکھنے کا طریقہ بھی بتائیے تاکہ جوابات لکھنے میں آسانی رہے۔

مشق

۱۔ اس سوال کو حل کرانے کے لیے طلبہ کے ساتھ گفت گو کیجیے اور ہر جُز پر کسی ایک طالبِ علم سے جواب لیجیے۔ درست جواب نہ ملنے کی صُورت میں دوسرے طلبہ کو موقع دیجیے اور درست جواب کو اس جُز کے ساتھ ملا کر تختۂ تحریر پر لکھیے۔

(الف)	(ب)
اپنے فائدے کے لیے کبھی بھی	فائدے ہیں۔
سچ کے بہت	مسلمان کی شان ہے۔
اللہ تعالیٰ ہمیں سچّے	جھوٹ نہیں بولنا چاہیے۔
سچ بولنا	لوگوں کے ساتھ رہنے کا حکم دیتا ہے۔

۲۔ اس سوال کو حل کراتے ہوئے ہر جزُ پر طلبہ سے گفت گو کیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ درست جواب طلبہ کو کتاب میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔ اگر انھیں کسی لفظ کو لکھنے میں مشکل کا سامنا ہو تو ان کی مدد کیجیے۔

(i) سچ

(ii) حکم

(iii) عزّت

(iv) بھروسا

(v) سچ

۳۔ اس سوال کو حل کرانے کے لیے طلبہ سے سوالات پڑھوایئے۔ اس کے بعد طلبہ سے مختصر جواب دینے کا کہیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ طلبہ کے جوابات میں کمی بیشی کی صُورت میں ان کی درستی کرایئے اور سوالات کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

۴۔ سوال میں پوچھی گئی باتیں طلبہ سبق کی تدریس کے دوران پڑھ چکے ہیں اس لیے طلبہ ہی کو موقع دیجیے کہ وہ جوابات دیں۔ حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کرا کر سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔ طلبہ کی سہولت کے لیے مشکل الفاظ اور جملے تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

ہر طالبِ علم کو ایک ایسا واقعہ سنانے کا کہیے جب اسے سچ بولنے سے فائدہ ہوا اور جھوٹ بولنے سے اسے نقصان اٹھانا پڑا۔ یہ سرگرمی سبق کی تدریس کے دوران کرانا زیادہ مفید رہے گا۔

گفت گو کے آداب

سبق کے باقاعدہ آغاز سے پہلے طلبہ سے پوچھیے کہ انھیں اپنے والدین، محلّے اور اسکول میں کس شخص کا بات کرنے کا طریقہ بہت پسند ہے؟ ان سے وجہ بھی دریافت کریں۔ گفت گو کو فروغ دینے کے لیے سادہ اور عام فہم سوالات جوابات کیجیے۔ طلبہ کی ذہنی آمادگی کے بعد سبق کا باقاعدہ آغاز بلند خوانی سے کیجیے۔

طلبہ کو سمجھائیے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں زبان کی نعمت اس واسطے عطا کی ہے کہ ہم اس سے اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کریں، ایک دوسرے سے گفت گو کریں اور اچھّی باتیں کہیں۔ اس کے بعد مذکورہ حدیثِ مبارکہ کا مفہوم طلبہ کو سمجھائیے۔

حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ گفت گو سے متعلق دیا گیا متن پڑھیے تاکہ طلبہ اس کی اہمیت جان سکیں۔ پھر انھیں اپنی زندگی میں اپنانے کے لیے گفت گو کے آداب بتائیے۔ انھیں بتائیے کہ ہمیں نرمی سے بات کرنی چاہیے، ٹھہر ٹھہر کر نہایت تمیز کے ساتھ اپنا نکتۂ نظر بیان کرنا چاہیے۔ اگر ہمیں کسی کی بات سے اختلاف ہو تو نرمی سے اس کا اظہار کرنا چاہیے تاکہ سامنے والے کی اصلاح ہو سکے۔ انھیں یہ نکات لکھ کر یاد کرنے کا کام دیجیے۔

پھر ہمیں گفت گو کرتے ہوئے جن باتوں سے گریز کرنا چاہیے ان کی وضاحت کرتے ہوئے بتائیے کہ ہمیں اپنے بڑوں اور چھوٹوں سے ادب کے ساتھ بات کرنی چاہیے تاکہ کوئی ناراض نہ ہو اور کسی کی دل آزاری بھی نہ ہو۔ ہمیں ایک دوسرے کو غلط ناموں سے نہیں بلانا چاہیے اور غیبت، چغل خوری اور غلط بیانی سے اجتناب کرنا چاہیے۔ ان باتوں کا مفہوم انھیں اچھّی طرح سمجھائیے۔

سبق میں دی گئیں تمام احادیثِ مبارکہ صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰٓی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے۔ طلبہ سے پوچھیے کہ ان احادیث کی مشترکہ بات کیا ہے؟ (نرمی اختیار کرنا اور بد زبانی سے بچنا) اگر طلبہ نہ بتا سکیں تو آپ خود بتائیے اور وضاحت کیجیے تاکہ طلبہ عملی زندگی میں اس حکم کا اطلاق کر سکیں۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو درست تلفّظ، ان کے معانی سمجھائیے اور انھیں لکھنا سکھائیے۔ مزید مشق کے لیے کاپی میں بھی لکھوایا جا سکتا ہے۔

مشق

١۔ اس سوال کو حل کراتے ہوئے ہر جُز پر طلبہ سے گفت گو کیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ درست جواب طلبہ کو کتاب میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔ اگر انھیں کسی لفظ کو لکھنے میں مشکل کا سامنا ہو تو ان کی مدد کیجیے۔

(i) نرم آواز

(ii) جھوٹ

(iii) بُرے الفاظ

(iv) اچّھے

۲۔ اس سوال کے ذریعے طلبہ کو بنیادی اخلاقی باتوں کا اعادہ کرانا مقصود ہے۔ ہر جُز کو تختۂ تحریر پر لکھیے اور مختلف طلبہ کو اپنی رائے سے اسے مکمل کرنے کا موقع دیں۔طلبہ سے جوابات ایسے لیں کہ ہر طالبِ علم کو کم از کم ایک بار اپنی رائے کے اظہار کا موقع ضرور مل سکے۔ اگر طلبہ کسی جزُ کو مکمل کرنے میں ناکام ہو رہے ہوں تو ان کی مدد کریں۔ اس سوال کا جواب طلبہ اپنی ذہنی استعداد کے مطابق تحریر کریں گے۔

۳۔ طلبہ سے سوالات پڑھوایئے اور انھیں مختصر جوابات بتانے کا کہیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ طلبہ کے جوابات میں کمی بیشی کی صُورت میں ان کی درستی کرایئے اور سوالات کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

۴۔ سوال میں پوچھی گئی باتیں طلبہ سبق کی تدریس کے دوران پڑھ چکے ہیں۔ ان کے اعادہ کے لیے سوال حل کراتے ہوئے ہر طالبِ علم سے انفرادی طور پر ان سوالات کے جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس کے بعد انھیں ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔

۵۔ دیا گیا چارٹ تختۂ تحریر پر بنا کر طلبہ کی مدد سے اسے مکمل کیجیے۔طلبہ کو اس سوال پر گفت گو کے بنیادی آداب کا اعادہ کرا دیجیے۔ پھر انھیں کتابوں پر چارٹ مکمل کرنے کی ہدایت کیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

اس سرگرمی کے پہلے حصّے کو حل کرانے کے لیے طلبہ کو سوال نمبر ۵ میں دیا گیا چارٹ گھر سے بنا کر آنے کا کام دیجیے۔
سرگرمی کا دوسرا حصّہ عملی نوعیت کا ہے۔ اس کی تیاری میں طلبہ کی مدد کیجیے۔ انھیں گروہوں میں تقسیم کر کے مکالمہ لکھنے اور تیار کرنے کی ہدایت دیجیے۔ ہر گروہ کی راہ نمائی کیجیے اور ان سے یہ مکالمے جماعت میں پیش کرایئے۔

باب پنجم :حُسنِ معاملات و معاشرت

باہمی تعلقات

سبق کے آغاز سے پہلے طلبہ کو بتایئے کہ ہمارے دین نے ہم پر انسانوں کے کچھ حقوق ادا کرنا لازم قرار دیا ہے۔ آج ہم ان حقوق کے بارے میں پڑھیں گے۔

سبق کا باقاعدہ آغاز پہلے پیراگراف کی بلند خوانی سے کیجیے۔ ساتھ ساتھ اہم نکات کی وضاحت اور ذہن نشین کرانے کا کام کرتے جایئے۔سبق کے آغاز میں انھیں حقوقُ العباد کے معانی ومفہوم سمجھایئے۔ بہتر ہوگا کہ لفظ ''حقوق'' اور ''عباد'' کے معنی انفرادی طور پر بتانے کے بعد مرکب لفظ سمجھایا جائے۔سبق میں موجود قرآنی آیات کو بہت وضاحت کے ساتھ مع ترجمہ پڑھوایئے۔ اللہ تعالیٰ نے حقوقُ العباد کی ادائی کے بارے میں جو حکم دیا ہے وہ طلبہ پر واضح کر دیجیے۔

والدین کے حقوق کا بیان کرتے ہوئے ان میں ماں باپ کی قربانیوں کا احساس اجاگر کیجیے۔ سادہ اور عام فہم انداز میں بتایئے کہ والدین ہمارے زندگیوں میں کیا کردار ادا کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے والدین کے حقوق کا خیال رکھنا ہر مسلمان پر لازم قرار دیا ہے۔ یہ حقوق کیا ہیں انھیں سبق سے پڑھ کر سمجھایئے اور ازبر کرا دیجیے۔

رشتہ داروں کے حقوق سے متعلق بتایئے کہ والدین کے بعد سب سے زیادہ حُسنِ سلوک کے حق دار ہمارے رشتہ دار ہوتے ہیں۔ہمیں ان کی ضروریات کا خیال رکھنا چاہیے اور مشکلات میں ان کے شانہ بہ شانہ کھڑا ہونا چاہیے۔ جب کسی رشتہ دار کو مالی معاونت کی ضرورت ہو تو ہمیں اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر اس کی مدد کرنی چاہیے۔ اس مدد کا احسان کبھی نہیں جتانا چاہیے اور نہ ہی کسی مستحق رشتے دار کی مدد کرنے کے بعد اس کا دکھاوا کیا جائے۔

اساتذۂ کرام کے حقوق بیان کرتے ہوئے انھیں بتایئے کہ اساتذہ ہماری تعلیم و تربیت میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ اس لیے ہمارے دین نے انھیں روحانی والدین کہہ کر مخاطب کیا ہے۔ہمیں اساتذہ کا احترام کرنا چاہیے۔ ان کی بات ماننی چاہیے اور جب وہ جماعت میں حاضر ہوں تو ان کی تکریم کرنی چاہیے۔

اگلے مرحلے میں طلبہ کو بتایئے کہ ہمارے بہن بھائی اور ہمسائے بھی ہم پر حق رکھتے ہیں۔ ان کے حقوق کا خیال رکھنا بھی ہمارے لیے ضروری ہے۔ اسی طرح خواتین کے بھی حقوق مختص ہیں۔خواتین کے احترام اور ان کے حقوق کے بیان میں اسلام سے پہلے خواتین کی کسمپرسی اور حقوق کی پامالی کا ذکر ضرور کیجیے اور انھیں باور کرایئے کہ کیسے اسلام دُنیا میں خواتین کے حقوق کا علم بردار بن کر آیا۔

طلبہ کو صفحات ۵۴ اور ۵۵ پر دی گئیں آیات کے تراجم پڑھ کر ان کو سمجھنے کی ہدایت دیجیے۔ یہ کام طلبہ کو خود کرنے دیجیے۔ پھر آپ یہ تراجم تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے اور طلبہ سے پوچھ پوچھ کر تختۂ تحریر کے کونے پر ان نکات کو لکھ دیجیے، جو طلبہ نے ان تراجم کو پڑھ کر سمجھے ہیں۔ ان نکات پر گفت گو کیجیے۔ اگر طلبہ سے کوئی نکتہ رہ جائے تو آپ شامل کر دیجیے۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو درست تلفّظ، معانی اور لکھائی سکھائیے۔

مشق

۱۔ اس سوال کو حل کراتے ہوئے ہر جُز پر طلبہ سے گفت گو کیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ یہ معلومات وہ سبق میں پڑھ چکے ہیں۔ اس لیے اکثر طلبہ درست جواب دینے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔ درست جواب طلبہ کو کتاب میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) قریب

(ii) حقوقُ العباد

(iii) اخلاقی

(iv) خواتین

۲۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ۱ میں مذکور طریقۂ کار اپنائیے۔ طلبہ کو سوال پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں حل کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) مذہب

(ii) رشتہ داروں

(iii) اسلام

(iv) حقوق

(v) جنّت

۳۔ طلبہ کو یہ سوال امدادِ باہمی کے ذریعے کرنے کی ہدایت دیجیے۔ انھیں گروہوں میں تقسیم کیجیے۔ طلبہ کو ہدایت دیجیے کہ سوال نمبر ۳ کے جوابات پر گروہ میں ایک دوسرے سے تبادلہ خیال کیجیے پھر جواب لکھیے۔ ایک گروہ میں یہ جوابات ایک جیسے بھی ہو سکتے ہیں اور مختلف بھی۔ اس کے علاوہ انھیں بتائیے کہ وہ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سبق سے مدد لے سکتے ہیں اور اگر انھیں کچھ نئی باتیں معلوم ہیں تو وہ بھی جواب میں شامل کر سکتے ہیں۔ طلبہ کے کام کا بہ غور جائزہ لیجیے اور جہاں ضرورت محسوس ہو ان کی درستی اور راہ نمائی کیجیے۔

۴۔ طلبہ سے سوالات پڑھوائیے۔ مختصر جوابات پوچھیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ طلبہ کے جوابات میں کمی بیشی کی صُورت میں ان کی درستی کرائیے اور سوالات کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

۵۔ سوال میں پوچھی گئی باتیں طلبہ سبق کی تدریس کے دوران پڑھ چکے ہیں، ان کے اعادہ کے لیے سوال حل کراتے ہوئے چند طلبہ سے سوالات کے جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ پھر انھیں ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔ طلبہ کی سہولت کے لیے مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

پہلے ان کلمات کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو سمجھائیے کہ یہ کب اور کس موقع پر بولے جاتے ہیں۔ پھر انھیں خالی صفحہ یا کارڈز دے کر یہ کلمات خُوب صُورتی سے سجا کر لکھنے کا کام دیجیے۔ طلبہ کو ہدایت دیجیے کہ وہ گھر میں اپنے والدین اور بہن بھائیوں کو حسبِ موقع یہ کارڈز دیں۔

حضرت آدم علیہ السّلام

سبق کا آغاز گفت گو سے کیجیے اور طلبہ سے پوچھیے کہ وہ حضرت آدم علیہ السّلام کے بارے میں کیا کیا جانتے ہیں ؟ جوابات سے ان کی معلومات کی سطح کا اندازہ لگایئے اور اس کو مدِنظر رکھ کر سبق پڑھایئے۔

سبق کی بلند خوانی کیجیے اور ساتھ ہی اہم نکات اور واقعات عام فہم اور سادہ اسلوب کے ساتھ بیان کرتے جایئے۔ طلبہ کو بتایئے کہ دُنیا کے سب پہلے انسان حضرت آدم علیہ السّلام تھے۔ حضرت آدم علیہ السّلام کو اللہ تعالیٰ نے مٹّی سے بنایا، ان میں روح پھونکی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں تمام چیزوں کے نام سکھا دیے۔

حضرت آدم علیہ السّلام کو تمام چیزوں کے نام سکھانے کے بعد اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو انھیں سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ تمام فرشتوں نے انھیں سجدہ کیا سوائے ابلیس کے، جسے ہم شیطان بھی کہتے ہیں۔ یہاں شیطان کی عدم فرماں برداری کے ضمن میں غرور و تکبّر سے متعلق بھی بتایئے اور ان سے بچنے کی بھی نصیحت کیجیے۔

سبق کی مدد سے طلبہ کو بتایئے کہ حضرت آدم علیہ السّلام اور حضرت حوا علیہا السّلام دُنیا پر اتارے جانے سے پہلے جنّت میں رہتے تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انھیں دُنیا پر بھیجا اور حضرت جبریل علیہ السّلام نے انھیں ایک دوسرے سے ملوایا۔ یہ نکات زبانی یاد کرا دیجیے۔ بچّوں کو یاد کرایئے کہ حضرت آدم علیہ السّلام پہلے انسان اور پہلے پیغمبر تھے۔ انھوں نے مکّہ مکرّمہ میں خانہ کعبہ تعمیر کیا۔ ان کی اولاد سے نسل انسانی بڑھتی چلی گئی۔

آخر میں سبق کا خلاصہ کرتے ہوئے بتایئے کہ حضرت آدم علیہ السّلام کی زندگی سے ہم یہ سیکھ سکتے ہیں کہ ہمیں ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا فرماں بردار رہنا چاہیے اور اگر کبھی کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو فوراً اللہ تعالیٰ سے توبہ طلب کرنی چاہیے۔

طلبہ کو سبق میں سے اپنی پسند کا کوئی ایک نکتہ منتخب کر کے جماعت کے سامنے زبانی پیش کرنے کی ہدایت دیجیے۔ جہاں ضرورت محسوس ہو وہاں طلبہ کی اعانت کیجیے۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو درست تلفّظ بتایئے اور معانی سمجھایئے۔ لکھنے کا طریقہ بھی بتایئے تاکہ سوالوں کے جواب لکھنے میں مشکل پیش نہ آئے۔

مشق

۱۔ طلبہ سے کہیے کہ وہ جملوں کو پڑھیں اور جواب بتائیں۔ اچھّا پڑھنے اور درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ درست جواب پر نشان لگانے کی ہدایت دیجیے۔

(i) بہکاتا

(ii) تمام چیزوں

(iii) سجدہ

(iv) انسانوں

۲۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ۱ میں مذکور طریقۂ کار اپنایئے۔ طلبہ کو سوال پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) اللہ تعالیٰ

(ii) پہلا نبی و رسول

(iii) جنّت

(iv) ابلیس

۳۔ طلبہ سے سوالات پڑھوایئے اور مختصر جواب دینے کا کہیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ طلبہ کے جوابات میں کمی بیشی کی صُورت میں ان کی درستی کرایئے اور سوالات کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

۴۔ سوال میں پوچھی گئی باتیں طلبہ سبق کی تدریس کے دوران پڑھ چکے ہیں اس سے پہلے ان سے زبانی جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس کے بعد انھیں ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔ طلبہ کی سہولت کے لیے مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

طلبہ کو یہ سرگرمی گھر کے کام کے طور پر دیجیے اور اگلی کلاس میں چند طلبہ کو کمرۂ جماعت میں سنانے کا موقع دیجیے۔ انھیں بتایئے کہ اس سرگرمی کے لیے سلام اسلامیات (جماعت سوم) صفحہ ۶۰ پر موجود متن سے مدد لی جاسکتی ہے۔

حضرت نوح علیہ السّلام

سبق کا آغاز کرنے سے پہلے طلبہ سے پوچھیے کہ پیغمبر کون ہوتے ہیں؟ آپ کو کن کن پیغمبروں کے نام معلوم ہیں؟ آخری پیغمبر کا نام کیا ہے؟ ان پر کون سی کتاب نازل ہوئی؟ پیغمبروں کا کیا کام ہوتا ہے؟ ابتدائی گفت گو کے بعد سبق کا آغاز بلند خوانی سے کیجیے اور ہر پیراگراف کے اہم نکات کی تفصیل اور وضاحت ساتھ ساتھ کیجیے۔

حضرت نوح علیہ السّلام کے حالاتِ زندگی پڑھاتے ہوئے طلبہ کو بتائیے کہ انبیا کرام علیہم السّلام اللہ تعالیٰ کے احکامات لوگوں تک پہنچاتے ہیں اور وہی بات کہتے ہیں جو اللہ تعالیٰ انھیں کہنے کا حکم دیتے ہیں۔ وہ اپنی مرضی سے نہ کچھ کہتے ہیں اور نہ ہی کچھ کرتے ہیں بلکہ وہ تو طبعاً معصوم ہوتے ہیں۔

حضرتِ نوح علیہ السّلام نے جب اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کے احکامات کی پیروی کی طرف بلایا اور بتوں کی پُوجا اور کفر کرنے سے روکا تو لوگوں نے ان کی بات نہ سنی۔ ان کی قوم نے (نعوذ باللہ) انھیں جھوٹا کہا اور ان کی تعلیمات کا مذاق اڑایا۔ یہاں بتائیے کہ انبیا کرام علیہم السّلام نے مشکل حالات میں بھی اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک پہنچایا۔ اس ضمن میں صبر و استقامت کا تصوّر آسان الفاظ میں پیش کیجیے۔

سبق کی مدد سے بتائیے کہ حضرت نوح علیہ السّلام نے ۹۵۰ سال لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے دین کی دعوت دی مگر بہت کم لوگ ایمان لائے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السّلام کو کشتی بنانے کا حکم دیا اور آنے والے عذاب کی خبر دی۔ آپ علیہ السّلام نے اپنے اصحاب کے ساتھ مل کر جنگل میں کشتی بنانی شروع کر دی۔ طلبہ کو کشتی بنانے کے بارے میں تفصیل سے بتائیے۔

پھر انھیں بتائیے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدے کے مطابق حضرت نوح علیہ السّلام کی قوم پر طوفان بھیج دیا۔ چالیس دن اور چالیس راتوں تک موسلا دھار بارش برستی رہی اور زمین سے بھی پانی ابلنے لگا۔ ایسا بڑا طوفان آیا کہ بلند پہاڑوں سمیت ہر چیز ڈوبتی چلی گئی۔طلبہ کو اس طوفان کے آنے کی تفصیلات یاد کرا دیجیےاور حضرت نوح علیہ السّلام کی زندگی اور واقعے سے حاصل ہونے والے اسباق بھی سمجھائیے۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو درست تلفّظ اور ان کے معانی سمجھائیے۔

مشق

۱۔ جملے آسان اور مانوس الفاظ پر مشتمل ہیں اور سبق کی تدریس کے دوران طلبہ ان عبارتوں سے مانوس ہو چکے ہیں، اس لیے کوشش کیجیے کہ طلبہ سے ہی ان عبارات کو پڑھوائیے اور جوابات لیجیے۔ اگر انھیں کسی لفظ کو ادا کرنے میں مشکل کا سامنا ہو تو ان کی مدد کیجیے۔ بعد ازاں کتاب میں درست جوابات پر نشان لگوائیے۔

(i) اللہ تعالیٰ

(ii) طوفان

(iii) جودی

(iv) ۹۵۰

۲۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ا میں مذکور طریقۂ کار اپنائیے۔ طلبہ کو جملے پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں حل کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) طوفان

(ii) آدمِ ثانی

(iii) چالیس

(iv) جانوروں

۳۔ اس سوال کو حل کرانے کے لیے طلبہ سے سوالات پڑھوائیے اور جوابات کا تقاضا کیجیے۔ طلبہ کے جوابات میں کمی بیشی کی صُورت میں ان کی درستی کرائیے اور سوالات کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

۴۔ سوال میں پوچھی گئی باتیں طلبہ سبق کی تدریس کے دوران پڑھ چکے ہیں اور ذہن نشین بھی کر چکے ہیں۔ ان کے اعادہ کے لیے سوال حل کراتے ہوئے چند طلبہ سے کمرۂ جماعت ہی میں ان سوالات کے جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس کے بعد تمام طلبہ کو ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

طلبہ کو قصص الانبیا کی مستند کتاب دکھائیے اور وہاں سے انھیں حضرت نوح علیہ السّلام کا تفصیلی واقعہ پڑھ کر سنائیے۔ یہ سرگرمی کراتے ہوئے طلبہ کو کتب بینی کی ترغیب دلائیے اور انھیں اسلامی تاریخ کی اہم شخصیات کی زندگی پر کچھ کتابیں بھی تجویز کیجیے۔

خلیفۂ اوّل حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سبق کے باقاعدہ آغاز سے پہلے طلبہ کو بتائیے کہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کون تھے؟ اور دین اسلام کی اشاعت و تبلیغ میں ان کا کیا کردار تھا؟ ان سے سادہ اور عام فہم انداز میں اس موضوع پر گفت گو کیجیے اور ان کے دل میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی محبّت اجاگر کیجیے۔

سبق کا باقاعدہ آغاز بلند خوانی سے کیجیے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زندگی کے بارے میں بتائیے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت سادہ زندگی بسر کی۔ سادہ لباس پہنتے تھے اور سادہ کھانا کھاتے تھے۔ گھر کے تمام کام خود کرتے تھے۔ طلبہ کو بتائیے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مردوں میں ایمان لانے والے پہلے آدمی تھے۔ پھر ان کو معراج کے واقعے کے بارے میں بتائیے اور اس نسبت سے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو صدیق کا لقب کیسے ملا۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے محبّت کے بارے میں بتانے کے لیے انھیں سیرت سے کچھ واقعات سنائیے۔

سبق میں مذکور حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمات وضاحت کے ساتھ بیان کیجیے۔

نوٹ: طلبہ کو مختصراً خلفائے راشدین کے بارے میں بتائیے اور ان کے نام یاد کرائیے۔

طلبہ کو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے بارے میں پڑھاتے ہوئے بتائیے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمانوں کے سب سے پہلے خلیفۂ راشد تھے۔ سادگی اور عاجزی کے ساتھ خلافت کی ذمہ داریاں انجام دیا کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سب سے بڑا کارنامہ یہ ہے کہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قرآن مجید کو کتاب کی شکل میں ترتیب دیا اور یہ مشکل ذمے داری نبھائی۔ بچّوں کو یہ اور دیگر اہم نکات یاد کرا دیجیے۔

مجوّزہ سرگرمی: سبق کے اختتام پر تمام طلبہ کو سبق میں سے ایک سوال بنانے کی ہدایت دیجیے۔ وہ یہ سوال جماعت میں پوچھیں گے۔ دیگر طلبہ میں سے جو بھی اس سوال کا جواب دینا چاہیے، وہ جواب دے سکتا ہے۔ اس سرگرمی کے لیے طلبہ کتاب سے مدد لے سکتے ہیں۔

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر درست تلفّظ بتائیے اور معانی سمجھائیے۔

مشق

۱۔ جملے آسان اور مانوس الفاظ پر مشتمل ہیں اور سبق کی تدریس کے دوران طلبہ ان عبارتوں سے مانوس ہو چکے ہیں، اس لیے طلبہ سے ہی ان عبارات کو پڑھوائیے اور جوابات دینے کا کہیے۔ پھر کتاب میں درست جواب پر نشان لگوائیے۔

(i) صدیق

(ii) اسلام قبول کرنے

(iii) امیر

(iv) دو سال

۲۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ۱ میں مذکور طریقۂ کار اپنائیے۔ طلبہ کو جملے پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں لکھنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) غلاموں

(ii) بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(iii) دولت

(iv) حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ

OXFORD UNIVERSITY PRESS

۳۔ طلبہ سے سوالات پڑھوائیے اور جوابات کا تقاضا کیجیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔

۴۔ سوال میں پوچھی گئی باتیں طلبہ سبق کی تدریس کے دوران پڑھ چکے ہیں۔ ان کے اعادہ کے لیے سوال حل کراتے ہوئے ہر طالبِ علم سے انفرادی طور پر ان سوالات کے جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس کے بعد انھیں ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔ طلبہ کی سہولت کے لیے مشکل الفاظ تختۂ تحریر پر لکھ دیجیے۔

۵۔ یہ چارٹ تختۂ تحریر پر بنا کر طلبہ سے جوابات لیجیے۔ خاموش طبع اور عموماً گفت گو میں حصّہ نہ لینے والے طلبہ پر خاص توجّہ دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جواب دینے پر ان کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ تمام جوابات تختۂ تحریر پر لکھتے جائیے۔ اس کے بعد طلبہ کو یہ سوال کتابوں پر حل کرنے کا کہیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

طلبہ کو A4 سائز صفحے پر چارٹ بنانے کا کام دیجیے۔ طلبہ سوال نمبر ۵ سے مدد لے سکتے ہیں۔ یہ سرگرمی گھر کے کام کے طور پر بھی دی جاسکتی ہے۔ طلبہ کے بنائے گئے صفحات کو کمرۂ جماعت میں آویزاں کیجیے

بابِ ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

صحت و تن درستی

سبق کے باقاعدہ آغاز سے پہلے طلبہ کی ذہنی آمادگی کے لیے صفائی ستھرائی سے متعلق سادہ اور عام فہم سوال جواب کیجیے۔ ان سے پوچھیے کہ آپ میں سے کتنے لوگ باقاعدگی سے نہاتے اور دانت صاف کرتے ہیں؟ کتنے اپنے ناخن بڑھنے پر وقت پر تراش لیتے ہیں اور کتنے اپنے کپڑے صاف ستھرے رکھتے ہیں نیز یہ کہ وہ صاف ستھرا رہنے کے لیے کیا کیا کرتے ہیں؟

سبق کا باقاعدہ آغاز بلند خوانی سے کیجیے۔ انھیں بتائیے کہ اسلام نے صفائی ستھرائی کا خیال رکھنے کی خاص تعلیم دی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے صفائی اور پاکیزگی کا خیال رکھنے والوں سے محبّت کا اظہار کیا ہے۔ سبق میں مذکور آیت مبارکہ اچھی طرح طلبہ کو ترجمے کے ساتھ سمجھائیے۔

انھیں ترغیب دلائیے کہ وہ روزانہ دانتوں کو مسواک یا ٹوتھ برش سے صاف کرنے کا اہتمام کیا کریں ورنہ دانت خراب ہو جائیں گے اور بیماریاں پھیلیں گی۔ انھیں یہ بھی بتائیں کہ حضرت محمّد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰۤی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی سنّت ہے کہ جب وہ نیند سے بیدار ہوتے تو دانت صاف کرتے۔

طلبہ کو ''سحر خیزی'' کا مطلب اچّھی طرح سمجھائیے اور ترغیب دلائیے کہ وہ بھی وقت پر سویا اور جاگا کریں۔ اس طرح ان کی صحت اچّھی رہے گی۔

سلام اسلامیات (جماعت سوم) صفحہ نمبر ۴۳ پر مذکور حدیث مبارکہ سمجھانے کے بعد انھیں باور کرا دیں کہ صفائی ہمارے دین کے مطابق کتنی اہم ہے۔

انھیں سمجھائیے کہ اگر ہم وقت پر سوئیں جاگیں گے، وقت پر اور سنّت کے مطابق کھانا کھائیں گے اور چہل قدمی کا معمول بنائیں گے تو ہماری صحت اچّھی رہے گی اور ہم کبھی بیمار نہیں پڑیں گے۔ ان شاء اللہ

نئے الفاظ

ان الفاظ کو تختۂ تحریر پر لکھ کر طلبہ کو درست تلفّظ اور معانی سمجھائیے۔

مشق

۱۔ طلبہ سے باری باری جملوں پر گفت گو کیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ امید ہے کہ اکثر طلبہ درست جواب دینے کے قابل ہو چکے ہوں گے۔ طلبہ کو کتاب ہی میں درست جواب پر نشان لگانے کا کہیے۔

(i) صاف ستھرا

(ii) مفید

(iii) صبح سویرے

(iv) دانت

۲۔ اس سوال کو حل کرنے کے لیے سوال نمبر ۱ میں مذکور طریقۂ کار اپنائیے۔ طلبہ کو جملے پڑھنے کی ہدایت دیجیے اور ان سے جوابات لیجیے۔ درست جوابات طلبہ کو کتاب میں حل کرنے کی ہدایت دیجیے۔

(i) صحت مند

(ii) حفظانِ صحت

(iii) کھانا

(iv) چہل قدمی

۳۔ طلبہ سے سوالات پڑھوائیے اور جوابات کا تقاضا کیجیے۔ درست جواب دینے والے طلبہ کی حوصلہ افزائی کیجیے۔ طلبہ کے جوابات میں کمی بیشی کی صُورت میں ان کی درستی کرائیے اور سوالات کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کی ہدایت دیجیے۔

۴۔ سوال میں پوچھی گئی باتیں طلبہ سبق کی تدریس کے دوران پڑھ چکے ہیں۔ ان کے اعادہ کے لیے سوال حل کراتے ہوئے ہر طالبِ علم سے انفرادی طور پر ان سوالات کے جوابات لیجیے اور حسبِ ضرورت ان کی اصلاح کیجیے۔ اس عمل کے بعد انھیں ان سوالوں کے جوابات کاپی میں تحریر کرنے کا کام دیجیے۔

۵۔ یہ سوال جماعت میں طلبہ سے جوابات لکھ کر حل کرائیے۔ ہر جُز پر کسی ایک طالبِ علم سے پوچھیے کہ مذکورہ بات اچھّی عادت ہے یا بُری عادت۔ اچھّی عادتوں پر چیک (✓) اور بُری عادتوں پر کراس (✗) کا نشان لگانے کی ہدایت دیجیے۔

سرگرمی برائے طلبہ

یہ سرگرمی طلبہ کو گروہوں میں بانٹ کر کرائیے۔ انھیں باہمی مشاورت کا موقع دیجیے اور اپنا ایک نمائندہ بھی منتخب کرنے کا کہیے جو ان کے گروہ کے لکھے ہوئے اصول جماعت کے سامنے پیش کرے گا۔

نوٹس

نوٹس

نوٹس